importance of tauheed ??????

Sibgha 342.

Q No. 1:

توحید اسلام کا بنیادی ستون ہے،
اس کی اہمیت اور انسانی زندگی پر اثرات
کو عالمانہ انداز میں بیان کریں۔

عقیدہ توحید: اسلام کا بنیادی ستون

انسانیت پر اسلام کا سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے جس طرح پورے اسلام کی جان اس کے عقائد ہیں اسی طرح ان عقائد کی جان "عقیدہ توحید" ہے اور عقیدہ توحید اسلام کا بنیادی ستون ہے۔

"عقیدہ توحید سے مراد اس عقیدہ پر ایمان رکھنا ہے کہ اللہ ایک ہے، وہی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے وہ رزاق ہے، ازلی و ابدی، واجب اور قدیم ہے، وہی مستحق عبادت ہے، وہی ذات اور صفات کے تقاضوں میں بے مثل اور بے مثال ہے"۔

سورہ اخلاص میں اللہ فرماتا ہے

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔

"کہہ دو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے"۔

لم یلد ولم یولد۔ ولم یکن لہ کفوا احد۔

"نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے"

دوسرے مقام پر خالق ارض و سماء نے اپنی ذات و صفات کے حوالے سے ایک خوبصورت آیت کو نازل فرمایا جس کے بعد عقیدہ توحید میں کوئی ابہام نہ رہا۔ یہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 255 ہے جسے "آیۃ الکرسی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے

ترجمہ:-

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ سارے عالم کو اپنی تدبیر سے قائم رکھنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہو رہا ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ایسا ہے جو اس کے حضور اس کے اذن کے بغیر سفارش کر سکے۔ جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے بعد سے وہ سب جانتا ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔ جس قدر وہ چاہے اس کی کرسی (سلطنت) تمام آسمانوں اور زمین پر محیط ہے۔ اس پر دونوں کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں وہی سب سے بلند رتبہ بڑی عظمت والا ہے

(سورۃ البقرہ: 255)

بقول نصیر الدین نصیر:

وہ مالک کل ہے، کائنات اس کی ہے
جو ختم ہو نہ کبھی وہ بات اس کی ہے

وجود باری تعالیٰ/توحید کے اثبات میں دلائل:

ذیل میں قرآن اور حدیث کی روشنی میں وجود باری تعالیٰ کے اثبات کے دلائل کا

1. توحید کے دلائل آفاق:

کا ذکر کیا جاتا ہے

(1) کائنات کا حسن و جمال:

سب سے پہلی چیز جو ہماری فکر کو متوجہ کرتی ہے تو وہ اس کائنات کا حسن و جمال ہے جو ہر گوشہ میں جلوہ گر ہے ارشاد ربانی ہے:

فتبارک اللہ احسن الخلقین

"پس بڑا بابرکت ہے اللہ بہترین پیدا کرنے والا۔"

(سورۃ المؤمنون: آیت ۱۴)

سورۃ الملک میں ارشاد ہوا ہے

one reference is enough for a single argument.

ما تری فی خلق الرحمن من تفوت

"نہیں نظر آئے گا (خداوند) رحمان کی آفرینش میں کوئی خلل"

فارجع البصر ھل تری من فطور (الملک:3)

"ذرا پھر نگاہ اٹھا کر دیکھ کیا کوئی رخنہ نظر آتا ہے!"

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ کائنات کا حسن و جمال اور اس کی تنظیم و خوبصورتی باری تعالیٰ کی گواہی دیتی ہے۔ جو پوری کائنات کا خالق و مالک ہے اور وہ اکیلا ہی اس پورے نظام کو چلا رہا ہے۔

this part is not asked directly, so do not discuss it in this detail.

(ii) کائنات کا نظم اور ہمہ ساز کاری

کائنات کا نظم اور ہمہ ساز کاری بھی توحید کی دلیل ہے۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے

"کائنات اور اس کی ہر چیز اس اللہ کی صنعت ہے جس نے ہر شے کو مضبوط نظام پر بنایا۔"

(سورۃ النمل : 88)

سورۃ البقرہ میں اللہ فرماتا ہے

"اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ رحمان اور رحیم ہے بے شک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق، دن اور رات کی آمد و رفت اور ان کشتیوں میں جو لوگوں کے لیے سمندر میں نفع بخش سامان لے کر چلتی ہیں اور اس پانی میں جو اللہ نے بادلوں سے اتارا اور جس سے زمین کو موت کے بعد زندگی بخشی اور جس سے اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے اور ہواؤں کی گردش میں اور ان بادلوں میں جو آسمان و زمین میں مامور ہیں ان لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔"

(سورۃ البقرہ)

(iii) مظاہر فطرت کی تسخیر

سورج، چاند، ستارے اپنے حسن و عظمت کے باوجود اور زمین، دریا، پہاڑ، ہوا، ابر، برق، رعد اپنی وسعت، قوت اور جلال کے باوجود مسخر ہیں۔ خدا کے وجود اور اس کی توحید کی ایک بڑی شہادت محکم اور ہمہ گیر نظام کائنات ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان فی خلق السموت والارض واختلاف الیل والنھار لایت لاولی الالباب ٥

"آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں"

(آل عمران : ١٩٠)

2. توحید کے دلائل انفس:

انسانی جسم اور دیگر مخلوقات پر غور و فکر سے بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا پتہ چلتا ہے

قرآن حکیم میں ارشاد ہے

ترجمہ:- "اور زمین میں بھی نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لیے اور خود تمہارے اندر بھی کیا تم دیکھتے نہیں"۔

(سورۃ الذاریات ٢٠-٢١)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ترجمہ:- "اے لوگو! بندگی کرو اپنے اس خداوند کی جس نے تم کو بھی پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے گزرے ہیں۔"

(سورۃ البقرہ : ٢١)

imp
keep the description of a singlr argument brief and increase the no of arguments instead.

ایسی لاتعداد نشانیاں جن پر غور کرنے سے فطرت سلیمہ صرف ایک ہی نتیجہ پر پہنچ سکتی ہے اور وہ ہے وجود خالق کائنات۔ ایسی نشانیاں تو خود انسان کے اندر اور اس کے ارد گرد باقی پائی جاتی ہیں انہیں وہ آیات نفس و آفاق قرار دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"اور ہم عنقریب ان کو عالم میں بھی اور خود ان کی ذات میں بھی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق ہے کیا یہ کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار ہر چیز سے باخبر ہے"

(سورۃ حم السجدہ)

عقیدہ توحید کی اقسام:

عقیدہ توحید کی تین اقسام ہیں۔

(i) توحید فی الذات (اللہ کی ذات میں توحید)

(ii) توحید فی الصفات (اللہ تعالیٰ کی صفات میں توحید)

(iii) توحید فی العبادات (اللہ کی عبادات میں توحید)

(i) توحید فی الذات:

اللہ تعالیٰ کی ذات میں توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور حقیقت میں کوئی دوسرا فرد حصہ دار نہیں لہذا نہ اللہ تعالیٰ کی کوئی برابری کر سکتا ہے

اور نہ اللہ تعالیٰ کا کوئی باپ یا اولاد ہے کیونکہ باپ اور اولاد کی حیثیت ایک ہوتی ہے سورۃ اخلاص اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت ہے۔

قل ھو اللہ احد "کہہ دو کہ اللہ ایک ہے"

اللہ الصمد "اللہ بے نیاز ہے"

لم یلد ولم یولد "اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے"

ولم یکن لہ کفوا احد

"اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے"

(سورۃ اخلاص)

(ii) توحید فی الصفات:

"اللہ تعالیٰ کی صفات" میں توحید سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی صفات کاملہ کا مالک ہے جو کہ کسی اور ذات میں موجود نہیں ہیں وہ اپنے علم، قدرت، ارادہ، ہر صفت میں یکتا اور بے مثال ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے

لیس کمثلہ شئ

ترجمہ: "کوئی چیز اللہ کے مثل نہیں ہے" (سورۃ الشوریٰ-11)

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے"

(سورۃ البقرہ : 109)

ایک اور آیت میں ارشاد ہے۔

ان اللہ سمیع علیم ۰

"بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے"

(سورۃ البقرہ - 181)

(iii) توحید فی العبادات:

توحید فی العبادات سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ساری کائنات کو پیدا کیا وہی سب کا مالک اور رزاق ہے سب اس کے محتاج ہیں وہی سب کو دینے والا ہے لہذا تمام مخلوق پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک اور قدیر و علیم پروردگار کی عبادت و بندگی بجا لائیں اور کسی دوسرے کو اس کا شریک نہ بنائیں اور اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کریں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

ترجمہ: "اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا"

(سورۃ الذریت : 56)

importance of tauheed

impfo

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات اور اہمیت

عقیدہ توحید کے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر حسب ذیل اثرات رونما ہوتے ہیں۔

1. عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

انفرادی زندگی پر عقیدہ توحید کے درج ذیل اثرات ہیں

(i) آزادی اور حریت:—

انسانی زندگی پر اس کا سب سے نمایاں اثر یہ پڑتا ہے کہ عقیدہ توحید انسان کو آزادی اور حریت کا وہ بلند مقام بخشتا ہے جس کا وہ اشرف المخلوقات ہونے کی حیثیت سے مستحق ہے تمام مخلوقات انسان کے لیے ہے لیکن جب تک انسان توحید سے آشنا نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی ذلت کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی حقیر سے حقیر چیزوں سے ڈرتا اور کانپتا ہے جو چیزیں اس کی تابع داری اور اطاعت کے لیے پیدا ہوئی ہیں وہ خود ان کی تابع داری اور اطاعت کرتا ہے

فردوں کو زندہ جانتا ہے آزادی نظام
وہاں کے بتکدے اور خانقاہ جات

(اقبال)

(ii) محبت الٰہی :-

عقیدہ توحید ہی وجہ سے جہاں انسان
اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرتا ہے وہاں وہ خالق
ارض و سماء سے بھی بڑھ چڑھ کر محبت کرتا ہے خالق ارض
و سما جل جلالہ نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ:
"ایمان والے سب سے زیادہ محبت اللہ
سے کرتے ہیں"

(سورۃ البقرہ - 165)

علامہ اقبال بندے اور رب کے تعلق کو کچھ یوں بیان کرتے
ہیں -

خودی کا سر نہاں لا الہ الا اللہ
خودی ہے تیغ فساں لا الہ الا اللہ
یہ دور اپنے ابراہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لا الہ الا اللہ

(iii) عزت نفس :-

اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو ذلت
اور پستی سے اٹھا کر خودی اور عزت نفس کے بلند ترین
درجہ پر پہنچا دیتا ہے جب تک اس کا اپنے مالک
اور رازق سے اعتراف نہیں تھا تب تک وہ مظاہر فطرت
سے بھی ڈرتا تھا۔ لیکن جب اس نے اپنے خالق کو پہچان
لیا تو سب موجودات اس کے نیچے ہیچ ہو گئیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

ترجمہ: "اور اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے!"

← توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے تھا۔

(iv) عجز و نیاز:-

اللہ تعالیٰ پر ایمان سے پیدا ہونے والی خودداری انسان کو مغرور اور متکبر نہیں بناتی بلکہ اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر ایمان رکھنے والے شخص میں خودداری اور عجز وانکساری ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی طاقت کے سامنے وہ ناکارہ ہے لیکن سب اللہ تعالیٰ کی مخلوق ~~سے تعلق~~ اس کے سبب ضعیف نہیں ہے وہ سارا تمام عالم اس ایک اللہ کا محتاج ہے۔

بزبان اقبال

← خودی ہو علم سے محکم تو غیرت جبرائیل
ہو اگر عشق سے محکم تو صور اسرافیل

ایمان باللہ رکھنے والے شخص میں ایسی خودی ہوتی ہے جو علم سے بھی محکم ہوتی ہے اور عشق سے بھی یعنی اس میں عقل اور روحانی ہر طرح کی خوبیاں مجتمع ہو جاتی ہیں۔

(۷) صبر و توکل:

ایمان باللہ اور توحید خالص انسان میں صبر و توکل پیدا کرتی ہے۔ وہ دنیا کے مصائب و آلام کا جرأت کا مقابلہ کرنے کے ساتھ عجب شان سے بنا رکھ کا مالک میں رہتا ہے کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے اور یہ شعور رکھتا ہے۔

ان اللہ مع الصبرین

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ البقرہ : 153)

اور توکل کے حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور مومنوں کو صرف اللہ پر توکل کرنا چاہیے"

(سورۃ آل عمران : 122)

پس عقیدہ توحید سے انسان میں صبر و توکل اور شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(۸) شجاعت اور استقامت:

انسان کو دو چیزیں بزدل بناتی ہیں۔ ایک محبت، جو وہ اپنی جان، مال، اور اہل و عیال سے کرتا ہے۔ دوسرا خوف ان چیزوں کا جو محض آلہ کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ عقیدہ توحید مومن سے یہ دو چیزیں ختم کرتا ہے۔ اس کی محبت بھی اپنے مالک سے ہوتی ہے اور توکل بھی اپنے مالک کا ہوتا ہے۔ اسے نہ دنیا کی محبت اور نہ کسی اور چیز کا خوف روک سکتا ہے کیونکہ

والذین امنوا اشد حبا للہ

ترجمہ:- "ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں"

(سورۃ البقرہ : 165)

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے

"ان کے پہلو اپنی خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو خوف اور طمع میں پکارتے ہیں"

(السجدہ : 16)

مسند عقید سے جوڑ کر تعلق دیکھو

ہر چیز سے توڑ کر تعلق دیکھو

اٹھ جائے گا دل سے ماسوی اللہ کا خوف

اللہ سے جوڑ کر تعلق دیکھو۔

(شہید الدین نصیر)

(vii) غلط توقعات کا ابطال:

یہ حقیقت ہے کہ انسان کی فطرت میں عبادت کرنا شامل ہے ایمان باللہ سے محروم شخص اگر اللہ رب العزت کی عبادت نہ کرے تو قدرتی طور پر اپنی ذات کی طرف متوجہ ہو کر اپنے نفس کی پوجا کرنے لگتا ہے مگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے تمام چھوٹے خداؤں کی مشغول نفس اور دیگر باطل دستوروں کا خاتمہ ہو جاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"کیا آپ نے اس شخص کو نہیں دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا ہے"

(سورۃ الفرقان: 43)

ان گمراہوں میں سے بعض نے کہا کہ عیسیٰ نے کفارہ ادا کر کے ہمیں نجات عطا کر دی جب کہ بعض نے بزبان قرآن یوں کہا

ترجمہ: "یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں"
(سورۃ المائدہ : 18)

توحید خالص انسان کو اس طرح کی غلط توقعات سے محفوظ رکھتی ہے۔

(iii) اصلاح اخلاق:

عقیدہ توحید سے انسان میں احساس ذمہ داری اجاگر ہوتا ہے نفس میں پاکیزگی اور اعمال میں پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے افراد کے باہمی معاملات درست ہوتے ہیں جس سے ایک صالح اور منظم معاشرہ وجود میں آتا ہے

عقیدہ توحید کے معاشرے اور اجتماعی زندگی پر اثرات اور اس کی اہمیت:

عقیدہ توحید نہ صرف انفرادی زندگی کے لئے اہم ہے بلکہ معاشرے اور اجتماعی زندگی پر بھی اس کا گہرا اثر ہوتا ہے انسانی معاشرے کی بنیاد کامل عدل، مساوات، وحدت الٰہ اور وحدت آدم کے بغیر ناممکن ہے۔ دنیا کی تباہی کا اصل سبب یہی ہے کہ جس رفتار سے سائنس نے ترقی کی ہے اس رفتار سے انسان کے شعور نے ترقی نہیں کی۔ عقیدہ توحید صرف یہی ہو سکتا ہے کہ خدا کو ایک مانیں اور اس کے اتارے ہوئے قانون پر سب عمل کریں اور آدم

سے ایک مشترک افراد کے گروہ کا فرد بنیں۔

(i) مساوات کا درس:

توحید کا عملی زندگی پر نہایت گہرا اثر ہے انسانی معاشرت کی بنیاد کامل عدل اور صحیح مساوات پر قائم ہے اور کامل عدل اور صحیح مساوات وحدت الٰہ اور وحدت آدم کے بغیر ناممکن ہے توحید کی اساس پر ہی ایک عالمگیر حکومت اور ایک عالمگیر سیاسی نظام کی عمارت قائم ہوسکتی ہے اور دنیا کی موجودہ مصیبتوں کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

بقول اقبال

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

(علامہ محمد اقبال)

(ii) ذمہ دار معاشرہ کا قیام:-

عقیدہ توحید انسان کے اندر احساس ذمہ داری بیدار کرتا ہے اور اس طرح ایک ذمہ دار معاشرے کا قیام ہوتا ہے

حدیث مبارکہ ہے

"تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

(۱۶) احترامِ آدمیت کا حصول:

اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو اپنے اصل مرتبہ سے باخبر کرتا ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہے جو اپنے اعمال سے گریز کرے گا تو مقامِ فضیلت سے مقامِ ذلت تک پہنچا دے۔ خطبہ حجۃ الوداع کے مقام پر نبی پاک نے توحید کے اقرار کے باعث احترامِ آدمیت کا درس دیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ: "اس اللہ نے تم کو تمام جہانوں کی مخلوقات پر فضیلت بخشی۔"

(سورۃ الاعراف: ۱۴۰)

اور دوسری جگہ فرمایا

ترجمہ: "اور ہم نے بنی آدم کو بزرگی سے نوازا"

(بنی اسرائیل: ۷۰)

بقول شاعر

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ۔

(۱۷) اخوت اور اتحاد کا حصول:

اللہ تعالیٰ پر ایمان انسان کو تمام لسانی، نسلی اور علاقائی تعصب سے پاک کر دیتا ہے اس طرح معاشرے میں اخوت اور اتحاد جنم لیتا ہے۔ اخوت اور اتحاد سے معاشرے میں بھائی چارے کی فضا جنم لیتی ہے جیسا کہ عربی اور عجمی کو بھائی بھائی بنا دیتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ کا مطلب ہے

"بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

(سورۃ الحجرات: ۱۰)

خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے فرمایا

"میں آج کے دن جاہلیت کی تمام رسموں کو اپنے پیروں تلے روندتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سے جاہلیت کی تمام بیماریاں دور کر دیں اور خاندانی غرور ختم کر دیا مومن عزت والا اور گنہگار ذلیل ہے آج کے بعد کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے سب انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان ایک دوسرے کے برابر ہیں"

overall good answer!!

but it is too lengthy and will affect your time management in paper.

so shorten it. 8-9 sides are enough. not 17.

خلاصہ بحث:

دنیا میں اس وقت مسلمانوں کی آبادی ڈیڑھ سو کروڑ سے زیادہ ہے باقی غیر مسلم آبادی میں اکثر اللہ کا وجود تسلیم کرتے ہیں مگر ان کا تصورِ خدا عام کا تمام شرک سے آلودہ ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو کسی خدا کو نہیں مانتے منکرین دہریے (Atheists) کہلاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ دہریت زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہنے کی حق اپنا وجود ثابت کر دے گا۔ عقیدہ توحید کو ماننے والا حق کا پاسبان ہے اور وہ درحقیقت اسلام میں آ جاتا ہے اور اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عقیدہ توحید قرآن پر مبنی ہے۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے
(علامہ اقبال)

20